پاکستان گلوبل انسٹیٹیوٹ ایکٹ، ۲۰۲۴ء

فہرست

نمبر شمار	مندرجات
1	مختصر عنوان اور آغازِ نفاذ
2	تعریفات
3	انسٹیٹیوٹ کا قیام اور تشکیل
4	انسٹیٹیوٹ کے اختیارات اور کارہائے منصبی
5	اختیارِ حدود
6	انسٹیٹیوٹ تمام طبقات اور عقائد وغیرہ کے لئے کھلا ہوگا
7	انسٹیٹیوٹ میں تدریس
8	پرنسپل افسران
9	سرپرست
10	معائنہ
11	چانسلر
12	سینیٹ سے برطرفی
13	وائس چانسلر
14	وائس چانسلر کی تقرری اور برطرفی
15	رجسٹرار
16	خزانچی
17	کنٹرولر امتحانات
18	اتھارٹیز
19	سینیٹ

THE PAKISTAN CODE

20	سینیٹ کے اختیارات اور کارہائے منصبی
21	سینڈیکیٹ
22	سینڈیکیٹ کے اختیارات اور فرائض
23	تعلیمی کونسل
24	تعلیمی کونسل کے اختیارات اور کارہائے منصبی
25	نمائندہ کمیٹیاں
26	بعض اتھارٹیز کی جانب سے کمیٹیوں کا تقرر
27	قوانین موضوعہ
28	ضوابط
29	قانون موضوعہ اور ضوابط کی ترمیم اور منسوخی
30	قواعد
31	ابتدائی قوانینِ موضوعہ اور ضوابط
32	انسٹیٹیوٹ کا فنڈ
33	آڈٹ اور حسابات
34	اظہار وجوہ کا موقع
35	سینڈیکیٹ اور سینیٹ کو اپیل
36	بیمہ اور انتفاعات
37	ازالۂ مشکلات
38	قانونی ذمہ داری سے برأت

THE PAKISTAN CODE

پاکستان گلوبل انسٹیٹیوٹ ایکٹ، ۲۰۲۳ء

ایکٹ نمبر ۱۱ بابت ۲۰۲۳ء

[۱۴/ مارچ، ۲۰۲۳ء]

پاکستان گلوبل انسٹیٹیوٹ کے قیام کے اہتمام کا ایکٹ

ہرگاہ کہ یہ قرین مصلحت ہے کہ پاکستان گلوبل انسٹیٹیوٹ کے قیام اور اس کے ضمنی اور ذیلی امور کی نسبت انتظام کیا جائے؛

بذریعہ ہذا حسبِ ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے۔

باب اوّل

ابتدائیہ

۱۔ **مختصر عنوان اور آغازِ نفاذ۔** (۱) یہ ایکٹ پاکستان گلوبل انسٹیٹیوٹ ایکٹ، ۲۰۲۳ء کے نام سے موسوم ہوگا۔

(۲) یہ ایکٹ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ **تعریفات۔** اس ایکٹ میں، تاوقتیکہ کوئی امر موضوع یا سیاق وسباق کے منافی نہ ہو،۔۔۔

(الف) ''تعلیمی کونسل'' سے انسٹیٹیوٹ کی تعلیمی کونسل مراد ہے؛

(ب) ''اتھارٹی'' سے دفعہ ۱۸ کے تحت صراحت کردہ یا قائم شدہ انسٹیٹیوٹ کی کوئی بھی اتھارٹیز مراد ہیں؛

(ج) ''چانسلر'' سے انسٹیٹیوٹ کا چانسلر مراد ہے؛

(د) ''چیئرپرسن'' سے تدریسی شعبے کا چیئرپرسن مراد ہے؛

(ہ) ''کالج'' سے نمائندہ کالج کے علاوہ ازیں، تعلیمی انسٹیٹیوٹ مراد ہے؛

(و) ''نمائندہ کالج'' سے تعلیمی انسٹیٹیوٹ، جو کسی بھی نام سے ہو، جس کا انسٹیٹیوٹ کی جانب سے دیکھ بھال اور انتظام کیا جائے، مراد ہے؛

(ز) ''کمیشن'' سے اعلیٰ تعلیمی کمیشن آرڈیننس، ۲۰۰۲ء (نمبر ۵۳ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے تحت قائم کردہ اعلیٰ تعلیمی کمیشن مراد ہے؛

(ح) ''ڈین'' سے فیکلٹی کا سربراہ یا، تعلیمی ہیئت جسے اس ایکٹ یا قانون موضوعہ یا ضوابط کے تحت فیکلٹی کی حیثیت حاصل ہو کا سربراہ مراد ہے؛

(ط) ''شعبہ'' سے تدریسی شعبہ جس کا انسٹیٹیوٹ کی جانب سے دیکھ بھال اور انتظام کیا جاتا ہو یا صراحت کردہ طریقہ کار پر تسلیم کیا گیا ہو مراد ہے؛

(ی) ''فیکلٹی'' سے انسٹیٹیوٹ کا انتظامی اور تعلیمی یونٹ جو ایک یا اس سے زائد شعبوں پر مشتمل ہو مراد ہے، جیسا کہ صراحت کیا جاسکتا ہے؛

(ک) ''حکومت'' سے وفاقی حکومت مراد ہے؛

(ل) ''مقررہ'' سے اس ایکٹ کے تحت وضع کردہ قوانین موضوعہ، ضوابط یا قواعد کی رو سے مقررہ مراد ہے؛

(م) ''پرنسپل'' سے نمائندہ کالج کا سربراہ مراد ہے؛

(ن) ''نمائندہ کمیٹیاں'' سے دفعہ ۲۶ کے تحت تشکیل کردہ نمائندہ کمیٹیاں مراد ہیں؛

(س) ''نظر ثانی پینل'' سے دفعہ ۱۱ کے احکامات کی مطابقت میں چانسلر کی جانب سے قائم کردہ نظر ثانی پینل مراد ہے؛

(ع) ''جدول'' سے اس ایکٹ کا جدول مراد ہے؛

(ف) ''تحقیقی کمیٹی'' سے دفعہ ۱۴ کے تحت سینٹ کی جانب سے قائم کردہ تحقیقی کمیٹی مراد ہے؛

(ص) ''سینٹ'' سے انسٹیٹیوٹ کا سینٹ مراد ہے؛

THE PAKISTAN CODE

(ق) ''قانون موضوعہ'' ''ضوابط'' اور ''قواعد'' سے اس ایکٹ اور فی الوقت نافذ العمل قانون کے تحت وضع کردہ قانون موضوعہ، ضوابط اور قواعد مراد ہیں؛

(ر) ''سینڈیکیٹ'' سے انسٹیٹیوٹ کا سینڈیکیٹ مراد ہے؛

(ش) ''اساتذہ'' میں پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر، اسسٹنٹ پروفیسر اور لیکچرار جو انسٹیٹیوٹ یا نمائندہ کالج کی جانب سے کل وقت کے لئے مقرر کیے گئے ہوں اور ایسے دیگر اشخاص اور جنہیں ازروئے ضوابط اساتذہ قرار دیا گیا ہو شامل ہیں؛ اور

(ت) ''انسٹیٹیوٹ'' سے پاکستان گلوبل انسٹیٹیوٹ مراد ہے؛

(ث) ''سرپرست'' سے انسٹیٹیوٹ کا سرپرست مراد ہے؛ اور

(خ) ''وائس چانسلر'' سے انسٹیٹیوٹ کا وائس چانسلر مراد ہے۔

باب۔ دوم

انسٹیٹیوٹ

۳۔ انسٹیٹیوٹ کا قیام اور تشکیل۔ (۱) ایک انسٹیٹیوٹ قائم کیا جائے گا جو پاکستان گلوبل انسٹیٹیوٹ کے نام سے موسوم ہوگا۔

(۲) انسٹیٹیوٹ حسبِ ذیل پر مشتمل ہوگا، یعنی،۔۔۔

(الف) سر پرست، چانسلر، سینٹ کے اراکین اور وائس چانسلر؛

(ب) دفعہ ۱۸ کے تحت قائم کردہ انسٹیٹیوٹ کی اتھارٹیز کے اراکین؛

(ج) انسٹیٹیوٹ کے تمام معلمین اور اشخاص جنہیں وقتاً فوقتاً مقرر کردہ شرائط کی مطابقت میں انسٹیٹیوٹ کے طلباء تسلیم کیا گیا ہو؛ اور

(د) انسٹیٹیوٹ کے تمام دیگر کل وقتی عملے کے ایسے دوسرے افسران اور اراکین۔

(۳) انسٹیٹیوٹ دوامی حق جانشینی اور مہر عام کی حامل ایک ہیئت جسدیہ ہوگی، مذکورہ بالا نام سے اس کی جانب سے یا اس کے خلاف مقدمہ دائر کیا جاسکے گا۔

THE PAKISTAN CODE

(۴) انسٹیٹیوٹ منقولہ اور غیر منقولہ ہر دو جائیداد حاصل کرنے اس پر قبضہ رکھنے، اور پٹہ پر دینے، فروخت کرنے یا دوسری صورت میں کسی بھی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کو منتقل کرنے کا اختیار حاصل ہوگا جو اس سے تفویض کی گئی ہو یا اس کی جانب سے حاصل کی گئی ہو۔

(۵) فی الوقت نافذ العمل کسی قانون میں شامل کسی امر کے باوجود، انسٹیٹیوٹ کو تعلیمی، مالیاتی اور انتظامی خودمختاری حاصل ہوگی بشمول اس ایکٹ اور اعلیٰ تعلیمی کمیشن ایکٹ، ۲۰۰۲ء (نمبر ۵۳ بابت ۲۰۰۲ء) کی شرائط کے تابع، افسران معلمین اور دیگر ملازمین کو ایسی شرائط پر ملازم رکھنے کا اختیار ہوگا جو مقررہ ہوں۔

۴۔ انسٹیٹیوٹ کے اختیارات اور کارہائے منصبی۔ انسٹیٹیوٹ کو حسبِ ذیل اختیارات حاصل ہوں گے، یعنی:۔

(ایک) علم کے ایسے شعبوں میں تعلیم اور وظائف دینا جیسا کہ وہ موزوں خیال کرے اور علم کے اطلاق، فروغ اور اسے پھیلانے کے لیے احکامات وضع کرنا ایسے طریقہ کار پر جیسے کہ متعین کر سکتا ہے؛

(دو) مطالعاتی کورسز کا تعین کرنا جو اس کی جانب سے یا اس کے نمائندہ کالجوں یا دیگر الحاق شدہ اداروں میں پڑھائے جائیں گے؛

(تین) ایسے اشخاص کے امتحانات لینا اور انہیں ڈگریاں، ڈپلومے، سرٹیفیکیٹ اور دوسرے علمی اعزازات دینا جنہیں داخل

کیا گیا ہو اور انہوں نے مقررہ شرائط کے تحت امتحانات میں کامیابی حاصل کی ہو؛

(چار) انسٹیٹیوٹ کے افسران، اساتذہ اور دوسرے ملازمین کی قیود و شرائط ملازمت مقرر کرنا اور ایسی شرائط اور قواعد مرتب کرنا جو ان سے مختلف ہوں جن کا اطلاق عمومی طور پر سرکاری ملازمین پر ہوتا ہو؛

(پانچ) جہاں ضروری ہو، مقررہ مدت کے لئے اشخاص کا کنٹریکٹ پر تقرر کرنا اور ہر ایک تقرر کی شرائط کی صراحت کرنا؛

(چھ) مقررہ طریقہ کار کے مطابق منظور شدہ اشخاص کو اعزازی ڈگریاں یا دیگر امتیازات عطاء کرنا؛

(سات) ان اشخاص کو جو کہ انسٹیٹیوٹ کے طالب علم نہ ہوں ہدایت دینا جیسا کہ وہ مقرر کرسکتا ہے اور مذکورہ اشخاص کو سرٹیفیکیٹ اور ڈپلومے دینا؛

(آٹھ) طالب علموں اور اساتذہ کا انسٹیٹیوٹ اور دیگر یونیورسٹیوں، تعلیمی اداروں اور تحقیقی تنظیموں کے مابین اندرون نیز بیرون پاکستان تبادلوں کے پروگرام شروع کرنا؛

(نو) طلباء اور سابقہ طالب علموں کو پیشے کے انتخاب میں مشورہ دینا اور ملازمت کی تلاش میں خدمات فراہم کرنا؛

(دس) سابقہ طالب علموں کے ساتھ رابطہ قائم کرنا؛

(گیارہ) فنڈ بڑھانے کے منصوبوں کو فروغ دینا اور ان پر عمل درآمد کرنا؛

(بارہ) انسٹیٹیوٹ کی فیکلٹی کی تعلیمی ترقی میں معاونت فراہم کرنا؛

(تیرہ) ان اشخاص کو ڈگریاں دینا جنہوں نے مقررہ شرائط کے تحت اپنے طور پر تحقیق کی ہو؛

(چودہ) انسٹیٹیوٹ کے طالب علموں کی طرف سے دوسری یونیورسٹیوں اور درسگاہوں میں پاس کیے گئے امتحانات اور تعلیمی دورانیہ کو مذکورہ امتحانات کے مساوی اور انسٹیٹیوٹ میں تعلیمی دورانیہ تسلیم کرنا جیسا کہ یہ مقرر کرے اور مذکورہ دی گئی منظوری واپس لینا؛

(پندرہ) پاکستان نیز بیرون پاکستان، دوسری یونیورسٹیوں، سرکاری اداروں یا نجی تنظیموں کے ساتھ اس طریقہ کار اور ان اغراض کے لئے تعاون کرنا جو یہ مقرر کرے؛

(سولہ) پروفیسرشپ، ایسوسی ایٹ پروفیسرشپ، اسسٹنٹ پروفیسرشپ اور لیکچررشپ اور ایسی دیگر آسامیاں پیدا کرنا اور ان پر افراد کا تقرر کرنا؛

(سترہ) تحقیق، توسیع، انتظام اور دوسری متعلقہ اغراض کے لئے آسامیاں تخلیق کرنا اور ان پر اشخاص کا تقرر کرنا؛

(اٹھارہ) ضرورت مند طالب علموں کے لئے مقررہ شرائط کے تحت مالی امداد شروع کرنا اور فیلوشپ، اسکالرشپ، وظائف، میڈل اور انعامات دینا؛

THE PAKISTAN CODE

(انیس) تعلیمی شعبے، سکول، نمائندہ کالجوں، فیکلٹیاں، ادارے، میوزیم، دیگر علمی مراکز قائم کرنا تاکہ تعلیم وتحقیق کوفروغ دیا جا سکے اوران کی دیکھ بھال، انصرام اورانتظام کے ایسے اقدامات کرنا جو وہ مقرر کرے؛

(بیس) انسٹیٹیوٹ اورانمائندہ کالجوں کے طالب علموں کے لئے رہائش فراہم کرنا اوراقامت گاہوں کی دیکھ بھال کرنا اور ہاسٹلوں اوراقامت گاہوں کی منظوری دینا یا لائسنس دینا؛

(اکیس) انسٹیٹیوٹ کے کیمپسوں اورنمائندہ کالجوں میں امن وامان، نظم وضبط اورسیکورٹی قائم کرنا؛

(بائیس) مذکورہ طالب علموں کی غیر نصابی اورتفریحی سرگرمیوں کوفروغ دینے اوران کی صحت اورعمومی بھلائی کے فروغ کے لئے انتظامات کرنا؛

(تیئس) ایسی فیس اوردوسرے مصارف طلب کرنا اوروصول کرنا جن کا وہ تعین کرے؛

(چوبیس) تحقیق، مشورے یا مشیرانہ خدمات کا انتظام اوران مقاصد کے لئے دوسرے اداروں، سرکاری یا نجی ہیئتوں، تجارتی اورصنعتی اداروں کے ساتھ مقررہ شرائط کے تحت انتظامات میں شامل ہونا؛

(پچیس) معاہدہ کرنا اوران کی تعمیل کرنا، تبدیل کرنا یا انہیں منسوخ کرنا؛

(چھبیس) انسٹیٹیوٹ کومنتقل کی گئی جائیداد اورامدادی رقوم اور چندہ جات وصول کرنا اوران کا انتظام کرنا اور مذکورہ جائیداد، امدادی رقوم، میراث، امانیہ جات (ٹرسٹ) ہبہ جات، عطیات، اوقاف یا چندہ جات کوظاہر کرنے والے فنڈز کی سرمایہ کاری اس طریقہ کار کے مطابق کرنا جیسا کہ وہ مناسب سمجھے؛

(ستائیس) تحقیق اوردیگر تخلیقات کی طباعت اوراشاعت کا اہتمام کرنا؛ اور

(اٹھائیس) ایسے تمام دیگر افعال اورامورانجام دینا، خواہ مذکورہ بالا اختیارات کے ضمنی ہوں یا نہ ہوں فروغ دینے کے لیے ناگزیر یا قرین مصلحت ہوں۔

(اُنتیس) دیگر کالجوں، انسٹیٹیوشنز وغیرہ کا الحاق یا عدم الحاق کرنا۔

۵۔ **اختیارِ حدود۔** انسٹیٹیوٹ کی حدود کل پاکستان وبیرون ملک تک وسعت پذیر ہوگی۔

۶۔ **انسٹیٹیوٹ تمام طبقات اورعقائد وغیرہ کے لئے کھلا ہوگا۔** (۱) انسٹیٹیوٹ ہر صنف کے تمام اشخاص اور خواہ اس کا کوئی بھی مذہب، نسل، ذات، طبقہ، عقیدہ، رنگ یا سکونت ہو کے لیے کھلا ہوگا اورکسی بھی شخص کومحض مذہب، نسل، ذات، عقیدہ، طبقہ، رنگ یا مستقل سکونت کی بناء پر انسٹیٹیوٹ کی مراعات سے محروم نہیں رکھا جائے گا۔

(۲) کسی فیس یا مصارف میں اضافہ جو کہ گزشتہ سالانہ بنیاد پر ہونے والے ایسے اضافے پر دس فیصد سالانہ اضافے کے

THE PAKISTAN CODE

علاوہ ہو ماسوائے خصوصی حالات کے چانسلر کی منظوری کے بغیر نہ ہوگا۔

(۳) انسٹیٹیوٹ ضرورت مند طالب علموں کے لئے مالی امداد کے پروگرام کا آغاز کرے گا جو اس حد تک ہو جو دستیاب وسائل کی بناء پر سینٹ کی جانب سے قابل عمل سمجھے جائیں، تاکہ انہیں بایں طور انسٹیٹیوٹ میں داخلے اور رسائی کے قابل بنایا جائے اور اس کی جانب سے فراہم کردہ مختلف مواقع میرٹ کی بنیاد پر ہوں نہ کہ ادائیگی کی استعداد پر ہوں۔

۷۔ **انسٹیٹیوٹ میں تدریس۔** (۱) انسٹیٹیوٹ یا نمائندہ کالجوں میں مقررہ طریقہ کار کے مطابق مختلف کورسوں میں تسلیم شدہ تعلیم دی جائے گی اور اس میں لیکچر، تشریحات، مباحثے، سیمینار، عملی مظاہرہ، فاصلاتی تعلیم اور تدریس کے دیگر ذرائع کے ساتھ ساتھ ہسپتالوں، ورکشاپوں اور دوسری حکومتی یا نجی تنظیموں میں عملی کام شامل ہوگا۔

(۲) اتھارٹی تسلیم شدہ تدریس کو منظّم کرنے کی ذمہ دار ہوگی جیسا کہ صراحت کیا جاسکتا ہے۔

باب۔سوم

انسٹیٹیوٹ کے افسران

۸۔ **پرنسپل افسران۔** انسٹیٹیوٹ کے حسب ذیل پرنسپل افسران ہوں گے، یعنی۔

(الف) سرپرست؛

(ب) چانسلر؛

(ج) وائس چانسلر؛

(د) ڈینز؛

(ہ) نمائندہ کالجوں کے پرنسپل صاحبان؛

(و) تدریسی شعبوں کے چیئرپرسنز؛

(ز) رجسٹرار؛

(ح) خزانچی؛

(ط) کنٹرولر امتحانات؛ اور

(ی) ایسے دیگر اشخاص جنہیں قانون موضوعہ یا ضوابط کی رو سے صراحت کیا گیا ہو۔

۹۔ **سرپرست۔** (۱) وفاقی وزیر تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت انسٹیٹیوٹ کا سرپرست ہوگا۔

THE PAKISTAN CODE

(۲) سرپرست، جب موجود ہوتو، انسٹیٹیوٹ کے جلسہ ہائے تقسیم اسناد (کانوکیشن) کی صدارت کرے گا۔ سرپرست کی غیر موجودگی میں، سینڈیکٹ ایک ممتاز شخص کو یا چانسلر کو انسٹیٹیوٹ کے جلسہ ہائے تقسیم اسناد (کانوکیشن) کی صدارت کی درخواست کرے گا۔

۱۰۔ معائنہ۔ (۱) سرپرست، شرائط وطریقہ ہائے کار جیسا کہ مقررہ ہوں کی مطابقت میں، انسٹیٹیوٹ سے متعلقہ کسی معاملے کی نسبت میں کمیشن کی جانب سے کسی درخواست پر یا ازخود معائنہ یا تحقیقات کر سکے گا اور، کسی شخص یا اشخاص کو وقتاً فوقتاً حسب ذیل کی انکوائری یا معائنے کی تعمیل کی ہدایت کر سکے گا،۔۔۔

(الف) انسٹیٹیوٹ، اِس کی عمارت، لیبارٹریوں، کتب خانہ جات اور دیگر سہولیات؛

(ب) کسی بھی ادارے، شعبے یا ہاسٹل کی جس کی انسٹیٹیوٹ دیکھ بھال کر رہا ہو؛

(ج) حسب ضرورت مالیاتی اور انسانی وسائل؛

(د) تدریس، تحقیق، نصاب، امتحانات اور انسٹیٹیوٹ کے دیگر امور؛ اور

(ہ) ایسے دوسرے امور جیسا کہ سرپرست صراحت کرے۔

(۲) سرپرست سینٹ کو معائنے کے نتیجے کی نسبت اپنی آراء سے مطلع کرے گا اور، سینٹ کی آراء معلوم کرنے کے بعد، چانسلر کو کی جانے والی کارروائی کے لیے مشورہ دے گا۔

(۳) چانسلر، سرپرست کی جانب سے مصرحہ کردہ مدت میں، ایسی کارروائی، اگر کوئی ہو، جو معائنے کا نتیجہ آنے پر لی گئی ہو یا لینے کی تجویز کی گئی ہو سے اُس کو مطلع کرے گا۔

(۴) جہاں سینٹ، مصرحہ مدت کے اندر، سرپرست کے اطمینان کے مطابق کارروائی نہ کرے تو، سرپرست ایسی ہدایات جاری کر سکے گا، جیسا کہ وہ مناسب سمجھے اور سینٹ تمام ایسی ہدایات کی تعمیل کرے گا۔

۱۱۔ چانسلر۔ (۱) انسٹیٹیوٹ کا ایک چانسلر ہوگا جو کثرت رائے دہی سے، THMC نجی تعلیمی نظام لمیٹڈ کے گورنروں کے بورڈ کی جانب سے کمیٹی قانون کے تحت نامزد کیا جائے گا۔

(۲) سینٹ کے اراکین ماسوائے وائس چانسلر کے، کا تقرر چانسلر کی جانب سے نمائندہ کمیٹی جو اس غرض کے لئے قائم کی گئی یا اس ایکٹ یا قانون موضوعہ کی مطابقت میں قائم کردہ تحقیقی کمیٹی، جیسی بھی صورت ہو، کی جانب سے سفارش کردہ اشخاص میں سے کیا جائے گا۔

(۳) اعزازی ڈگری دینے کی ہر ایک تجویز چانسلر کی توثیق کے تابع ہوگی۔

(۴) اگر چانسلر سمجھتا ہے کہ انسٹیٹیوٹ کے معاملات کی نسبت سنگین بے ضابطگی یا بدانتظامی ہوئی ہے، تو وہ،۔۔۔

(الف) سینیٹ کی کارروائیوں کی نسبت، ہدایت کرے گا کہ مصرحہ کارروائیوں پر دوبارہ غور کیا

THE PAKISTAN CODE

جائے اور ہدایت کے جاری ہونے کے ایک ماہ کے اندر مناسب کارروائی کی جائے:

مگر شرط یہ ہے کہ اگر چانسلر کو یہ اطمینان ہو کہ آیا کہ دوبارہ غور نہیں کیا گیا یا دوبارہ غور وخوض ظاہر کردہ خدشات کے مداوے میں ناکام ہو گیا ہے، تو وہ سینیٹ کو طلب کرنے کے بعد کہ وہ تحریری اظہار وجوع کرنے کے لیے، پانچ اراکین کا نظرثانی پینل مقرر کرسکتا ہے کہ وہ سینٹ کے کارہائے منصبی کا مشاہدہ کرے اور چانسلر کو رپورٹ کرے۔نظرثانی پینل تعلیم اور قانون، حسابداری اور انتظامیہ کے شعبوں کے ممتاز اشخاص میں سے لیا جائے گا اور نظرثانی پینل کی رپورٹ مذکورہ وقت میں جیسا کہ چانسلر مقرر کرے پیش کی جائے گی؛ اور

(ب) کسی اتھارٹی کی کارروائی سے متعلق یا ان معاملات کی نسبت جو سینٹ کے علاوہ کسی اتھارٹی کے اختیار میں آتے ہوں، سینٹ کو اس ایکٹ کے تحت اختیارات استعمال کرنے کی ہدایات کرے گا۔

۱۲۔ <u>سینیٹ سے برطرفی۔</u> (۱) چانسلر، نظرثانی پینل کی سفارشات پر، کسی بھی شخص کو سینیٹ کی رُکنیت سے، ماسوائے چانسلر کے، اِس بناء پر علیحدہ کرسکے گا کہ مذکورہ شخص، ۔۔۔۔۔

(الف) طبی بورڈ کی جانب سے ذہنی مریض قرار دیا گیا ہو؛

(ب) مجاز عدالت قانونی کی جانب سے دیوالیہ قرار دیا گیا ہو؛

(ج) قانونی عدالت کی طرف سے اخلاقی بدچلنی کے جُرم میں ملوث ہونے کی بناء پر مجرم قرار دیا گیا ہو؛

(د) بغیر کسی مناسب وجہ کے دو متواتر اجلاسوں سے غیر حاضر رہا ہو؛ یا

(ہ) بے راہ روی کا مُجرم ہو، بشمول اپنی حیثیت کا اِستعمال ذاتی مفاد حاصل کرنے کے لئے کرے، یا اپنے کار ہائے منصبی کی انجام دہی میں مجموعی طور پر نااہل ثابت ہوا ہو۔

(۲) چانسلر کسی بھی شخص کو سینیٹ کی رُکنیت سے برطرف کرسکے گا اس قرارداد پر جو مذکورہ شخص کی برطرفی کے لئے طلب کی گئی ہو جس کو کم از کم سینٹ کے تین چوتھائی اراکین کی حمایت حاصل ہو:

مگر شرط یہ ہے مذکورہ قرارداد کی منظوری سے قبل، سینیٹ متعلقہ رکن کو سماعت کا منصفانہ موقع فراہم کرے گی:

مزید شرط یہ ہے کہ اس دفعہ کے احکامات وائس چانسلر اور چانسلر پر اس کی سینیٹ کی رکنیت کی حیثیت سے لاگو نہ ہوں گے۔

THE PAKISTAN CODE

۱۳۔ وائس چانسلر۔ (۱) انسٹیٹیوٹ کا ایک وائس چانسلر ہوگا جو ایک ممتاز تعلیم دان یا اعلیٰ منتظم ہوگا اور اس کا تقرر ان شرائط وقیود کے مطابق کیا جائے گا جیسا کہ مقررہ ہوں۔

(۲) وائس چانسلر انسٹیٹیوٹ کا اعلیٰ انتظامی افسر ہوگا جو کہ انسٹیٹیوٹ کے تمام انتظامی اور تعلیمی کار ہائے منصبی کا ذمہ دار ہوگا اور اس امر کو یقینی بنائے گا کہ اِس ایکٹ، قوانین موضوعہ، ضوابط اور قواعد پر صحیح طور پر عمل ہو رہا ہے تا کہ انسٹیٹیوٹ کی عمومی کارکردگی اور اعلیٰ نظم وضبط کو فروغ دیا جاسکے۔ وائس چانسلر کو اس مقصد کے لئے صراحت کردہ تمام اختیارات حاصل ہوں گے جس میں انسٹیٹیوٹ کی انتظامیہ، افسران، اساتذہ اور دیگر ملازمین پر کنٹرول شامل ہے۔

(۳) وائس چانسلر، اگر موجود ہو تو، انسٹیٹیوٹ کی کسی بھی اتھارٹی یا ہیئت کے کسی بھی اجلاس میں شرکت کرنے کا مجاز ہوگا۔

(۴) وائس چانسلر، کسی ہنگامی حالت میں جو فی الفور کارروائی کی متقاضی ہو جو کہ عمومی حالات میں وائس چانسلر کے اختیار میں نہیں آتی ہو، ایسی کارروائی کر سکے گا اور بہتر گھنٹوں میں، کی گئی کارروائی کی رپورٹ سینٹ کی ہنگامی کمیٹی کو بھیجے گا، جو قوانین موضوعہ کے تحت قائم ہوگی، ہنگامی کمیٹی مزید کارروائی کی ہدایت دے سکتی ہے جیسا کہ وہ مناسب سمجھے۔

(۵) وائس چانسلر کو حسب ذیل اختیارات بھی حاصل ہوں گے، یعنی:۔

(الف) انسٹیٹیوٹ کے اساتذہ، افسران اور دوسرے ملازمین کو انسٹیٹیوٹ کے امتحان، انتظام اور ایسی دوسری سرگرمیوں سے متعلق ایسے امور تفویض کرے گا جیسا کہ وہ انسٹیٹیوٹ کی اغراض کے لئے ضروری سمجھے؛

(ب) دوبارہ مد بندی کے ذریعے اتنی رقم کی منظوری دینا جو اس رقم سے زیادہ نہ ہو جس کی سینٹ کی جانب سے کسی ایسی نا دیدہ مد میں منظوری دی گئی ہو جو بجٹ میں شامل نہ ہو اور اگلے اجلاس میں سینٹ کو اس کی رپورٹ کرے گا؛

(ج) انسٹیٹیوٹ کے ملازمین کی ایسے درجات پر تقرریاں ایسے طریقہ کار کے مطابق کرنا جیسا کہ قوانین موضوعہ کی رُو سے مقررہ ہو؛

(د) انسٹیٹیوٹ کے افسران، اساتذہ اور دوسرے ملازمین کو، مقررہ طریقہ کار کی مطابقت میں، ملازمت سے معطل کرنا، سزا دینا اور برطرف کرنا ماسوائے اُن کے جن کی تقرری سینٹ کی طرف سے یا اُس کی منظوری سے ہوئی ہوں؛

(ہ) ان شرائط کے تابع جو مقرر کی جائیں، اِس ایکٹ کے تحت کوئی بھی اختیارات انسٹیٹیوٹ کے افسر یا افسران کو تفویض کر سکے گا؛ اور

(و) ایسے دوسرے اختیارات اور کار ہائے منصبی اِستعمال کرے گا اور انجام دے گا جو مقررہ ہوں۔

THE PAKISTAN CODE

(۶) وائس چانسلر، سرپرست اور چانسلر کی عدم حاضری میں انسٹیٹیوٹ کے جلسہ تقسیم اسناد (کانوکیشن) کی صدارت کرے گا۔

(۷) وائس چانسلر تعلیمی سال کے اختتام کے تین ماہ کے اندر سالانہ رپورٹ سینٹ کو پیش کرے گا۔ سالانہ رپورٹ میں ایسی معلومات پیش کی جائے جو زیر جائزہ تعلیمی سال کی بابت ہوں جیسا کہ مقررہ ہوں، جس میں حسب ذیل کی نسبت تمام متعلقہ حقائق کا انکشاف شامل ہے۔۔

(الف) تعلیمی؛

(ب) تحقیقاتی؛

(ج) انتظامی؛ اور

(د) مالیاتی؛

(۸) وائس چانسلر کی سالانہ رپورٹ، سینٹ کو پیش کرنے سے قبل، انسٹیٹیوٹ کے تمام افسران، اساتذہ کو قابل دستیاب ہو گی اور اتنی تعداد میں شائع کی جائے گی جو کہ اس کی وسیع تر اشاعت کے لئے ضروری ہو۔

۱۴۔ **وائس چانسلر کی تقرری اور برطرفی۔** (۱) وائس چانسلر کا تقرر دفعہ ۱۱ کی ذیلی دفعہ (۲) کے احکام کے مطابق چانسلر سینٹ کی جانب سے وضع کردہ سفارشات کی بنیاد پر کرے گا۔

(۲) وائس چانسلر کے تقرر کے لئے موزوں اشخاص کی سفارشات کرنے والی تحقیقی کمیٹی (Search Committee) کو سینٹ اس تاریخ کو اور اس طریقہ کار پر بنائے گی جن کی صراحت قوانین موضوعہ میں کی گئی ہے اور یہ سوسائٹی کے دو ممتاز ارکان پر مشتمل ہوگی جن کا انتخاب چانسلر کرے گا جن میں سے ایک کا تقرر بطور کنویز (Convenor) کے ہوگا، سینٹ کے دو ارا کین، انسٹیٹیوٹ کے دو ممتاز اساتذہ جو کہ سینٹ کے رکن نہ ہوں اور ایک نامور عالم جو کہ انسٹیٹیوٹ کا ملازم نہ ہو۔ انسٹیٹیوٹ کے دو ممتاز اساتذہ کا انتخاب سینٹ کے ذریعہ سے اس طریقہ کار پر ہوگا جن کی صراحت قوانین موضوعہ میں کی گئی ہے جو کہ انسٹیٹیوٹ کے عمومی اساتذہ میں سے موزوں ناموں کی سفارشات کرنے کے لئے فراہم کرتا ہے۔ تحقیقی کمیٹی (Search Committee) اس وقت تک قائم رہے گی تاوقتیکہ چانسلر اگلے وائس چانسلر کا تقرر نہ کر دے۔

(۳) تحقیقی کمیٹی کی جانب سے وائس چانسلر کے لئے تجویز کردہ اشخاص پر سینٹ غور و خوض کرے گی اور ان میں سے برتری کی ترتیب سے ان تین کے پینل کی سفارشات سینٹ چانسلر کو پیش کرے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ چانسلر سفارش کردہ تینوں میں سے کسی کے بھی تقرر کرنے سے انکار کر سکتا ہے اور پینل کی تازہ دم سفارشات طلب کر سکتا ہے۔ چانسلر کی تازہ دم سفارشات طلب کرنے کی صورت میں تحقیقی کمیٹی صراحت کردہ طریقہ کار پر سینٹ کے لئے تجویز وضع کرے گی۔

(۴) وائس چانسلر کا تقرر ایسی قیود و شرائط کے تابع قوانین موضوعہ کی رُو سے مقررہ طریقہ کار پر پانچ سال کی قابل تجدید مدت کے لئے ہوگا۔ ماموروائس چانسلر کی مدت کی تجدید سینٹ کی جانب سے مذکورہ تجدید کے حق میں قرارداد کی وصولی پر چانسلر کرے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ چانسلر سینٹ کو ایک بار پھر اس قرارداد پر غور و خوض کے لئے طلب کرسکتا ہے۔

(۵) سینیٹ، تین چوتھائی اراکین کی جانب سے اس کے حق میں منظور کردہ قرارداد کے مطابق چانسلر کو سفارش کرسکتی ہے کہ وہ نااہلیت، اخلاقی پستی یا جسمانی یا ذہنی نااہلیت یا مجموعی بدانتظامی کی، جس میں کہ کسی بھی نوع کے ذاتی مفاد کے لئے اپنے عہدے کا غلط استعمال شامل ہے کی بنیاد پر وائس چانسلر کو برطرف کرسکتا ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ چانسلر سینیٹ کے لئے ریفرنس وضع کرسکتا ہے جس میں وائس چانسلر کے ذمہ نااہلیت، اخلاقی پستی یا جسمانی یا ذہنی نااہلیت یا مجموعی بدانتظامی کی مثالیں بیان کرے گا جو کہ اس کے توجہ میں آئیں۔ ریفرنس پر غور و خوض کرنے کے بعد سینٹ، اس کے دوتہائی اراکین کی اس پر منظور کردہ قرارداد کے مطابق چانسلر کو وائس چانسلر کی برطرفی کی تجویز دے:

مزید شرط یہ ہے کہ وائس چانسلر کی برطرفی کی قرارداد پر ووٹنگ سے قبل وائس چانسلر کو شنوائی کا موقع ملے گا۔

(۶) وائس چانسلر کی برطرفی کی تجاویز کی قرارداد فی الفور چانسلر کو پیش کی جائے گی چانسلر سفارشات کو قبول کرسکتا ہے اور وائس چانسلر کی برطرفی کا حکم دے سکتا ہے یا سفارشات سینیٹ کو دوبارہ غور و خوض اور دوبارہ پیش کرنے کے لئے واپس بھجوا سکتا ہے۔

(۷) کسی بھی وقت جب وائس چانسلر کا عہدہ خالی ہو، یا وائس چانسلر غیر حاضر ہو یا بیماری یا کسی دوسری وجوہات کی بناء پر اپنے عہدہ کے کارہائے منصبی ادا کرنے کے قابل نہ ہو تو سینیٹ وائس چانسلر کے فرائض کی ادائیگی کے لئے ایسے انتظامات کرسکتی ہے جیسا کہ وہ مناسب سمجھے۔

۱۵۔ رجسٹرار۔ (۱) انسٹیٹیوٹ کا ایک رجسٹرار ہوگا جس کا تقرر وائس چانسلر سینیٹ کی سفارش پر مذکورہ قیود و شرائط پر کرے گا جیسا کہ مقررہ ہوں۔

(۲) تجربہ نیز اس طرح پیشہ ورانہ اور تعلیمی قابلیت جو رجسٹرار کے عہدے کے لئے ضروری ہے جیسا کہ مقررہ ہوں۔

(۳) رجسٹرار انسٹیٹیوٹ کا کلی وقتی افسر ہوگا اور حسب ذیل امور انجام دے گا۔

(الف) انسٹیٹیوٹ کے سیکرٹریٹ کا انتظامی سربراہ ہوگا اور انسٹیٹیوٹ کی اتھارٹیز کے لیے سیکرٹریٹ (دفتری) معاونت کے اہتمام کا ذمہ دار ہوگا؛

(ب) مہر عام اور انسٹیٹیوٹ کے تعلیمی ریکارڈ کا نگران ہوگا؛

(ج) مقررہ طریقہ کار پر اندراج شدہ گریجویٹس کا رجسٹر برقرار رکھے گا؛

(د) مقررہ طریقہ کار پر مختلف اتھارٹیز اور دیگرہیئتوں کے ممبران کے الیکشن کی کارروائی، تقرری یاانتخاب کی نگرانی کرے گا؛اور

(ہ) مذکورہ دیگرفرائض منصبی ادا کرے گا جیسا کہ مقررہ ہوں۔

(۴) رجسٹرار کے عہدہ کی مدت قابل تجدید تین سال کے لئے ہوگی:

مگرشرط یہ ہے کہ سینٹ، وائس چانسلر کے مشورے پر، رجسٹرار کی تقرری کواس کی نااہلیت یابدانتظامی کی بنیادوں پر مقررہ طریقہ کار کی مطابقت میں ختم کرسکتی ہے۔

۱۶۔ خزانچی۔ (۱) انسٹیٹیوٹ کاایک خزانچی ہوگا جس کا تقرر سینٹ وائس چانسلر کی سفارش پرایسی قیودوشرائط پر کرے گی جیسا کہ مقررہ ہوں۔

(۲) خزانچی کے عہدہ پرتقرری کے لئے ضروری تجربہ اور پیشہ ورانہ اور تعلیمی قابلیت وہی ہوگی جیسا کہ مقررہ ہو۔

(۳) خزانچی انسٹیٹیوٹ کاافسر مالیات اعلیٰ (چیف فنانشل افسر) ہوگا اور حسبِ ذیل امورانجام دے گا۔

(الف) انسٹیٹیوٹ کے اثاثہ جات، واجبات، وصولیات، اخراجات اورفنڈز اور سرمایہ کاریوں کا انتظام کرنا؛

(ب) انسٹیٹیوٹ کا سالانہ اورنظرثانی شدہ میزانیائی تخمینہ کی تیاری کرنا اوراس کوسینڈیکیٹ یااس کی کمیٹی کومنظوری کے لئے پیش کرنا اور میزانیہ میں اس کا انضمام جوکہ سینٹ کوپیش کیاجاتا ہے؛

(ج) اس امرکویقینی بنانا کہ انسٹیٹیوٹ کے فنڈز ان اغراض کے لئے استعمال ہوئے ہیں جن کے لئے وہ فراہم کئے گئے تھے؛

(د) انسٹیٹیوٹ کے کھاتوں (اکاؤنٹس) کا سالانہ آڈٹ کروانا تاکہ وہ مالیاتی سال کے اختتام کے چھ ماہ کے اندر سینٹ کوپیش کرنے کے لئے میسر ہوسکیں؛اور

(ہ) ایسے دوسرے فرائض منصبی ادا کرنا جیسا کہ مقررہ ہوں۔

(۴) خزانچی کے عہدہ کی مدت قابل تجدید تین سالہ دورانیہ کے لئے ہوگی:

مگر شرط یہ ہے کہ سینٹ ،وائس چانسلر کے مشورے سے، خزانچی کی تقرری اس کی نااہلیت یابدانتظامی کی بنیاد پرمقررہ طریقہ کار کی مطابقت میں ختم کرسکتی ہے۔

۱۷۔ کنٹرولرامتحانات۔ (۱) ایک کنٹرولرامتحانات ہوگا، جس کا تقرر سینٹ وائس چانسلر کی سفارش پر کرے گی، ان قیودوشرائط پرجیسا کہ مقررہ ہوں۔

THE PAKISTAN CODE

(۲) کنٹرولرامتحانات کے عہدہ پرتقرر کے لئے کم ازکم ضروری تعلیمی قابلیت وہ ہوگی جیسا کہ مقررہ ہو۔

(۳) کنٹرولرامتحانات انسٹیٹیوٹ کا کل وقتی افسر ہوگا اور تمام معاملات جو کہ امتحانات کے انعقاد سے منسلک ہیں اور ایسے دوسرے فرائض کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوگا جیسا کہ مقررہ ہوں۔

(۴) کنٹرولرامتحانات کا تقرر تین سالہ قابل تجدید مدت کے لئے ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ سینٹ ، وائس چانسلر کے مشورے سے، کنٹرولر امتحانات کی تقرری اس کی نااہلیت یا بد انتظامی کی بنیاد پر مقررہ طریقہ کار کے مطابق ختم کرسکتی ہے۔

باب۔ چہارم

انسٹیٹیوٹ کی اتھارٹیز

۱۸۔ اتھارٹیز۔ (۱) انسٹیٹیوٹ کی حسب ذیل اتھارٹیز ہوں گی، یعنی:۔

(الف) اس ایکٹ کے تحت قائم کردہ اتھارٹیز حسبِ ذیل ہوں گی۔

(اول) سینٹ؛

(دوم) سینڈیکیٹ؛اور

(سوم) تعلیمی کونسل؛اور

(ب) قوانین موضوعہ کی رُو سے، قائم کردہ اتھارٹیز حسبِ ذیل ہوں گی۔

(اول) گریجویٹ اور تحقیقی انتظامی کونسل؛

(دوم) اساتذہ اور دیگر عملے کے لیے بھرتی، ترقی، تشخیص اور پروموشن کمیٹیاں خواہ محکمے، فیکلٹی یا انسٹیٹیوٹ کی سطح پر ہو؛

(سوم) ہر فیکلٹی کی کیریئر پلیسمنٹ اور انٹرن شپ کمیٹی؛

(چہارم) وائس چانسلر کی تقرری کے لیے تحقیقی کمیٹی؛

(پنجم) سینٹ، سینڈیکیٹ اور تعلیمی کونسل میں تقرری کے لیے نمائندہ کمیٹیاں؛

(ششم) مطالعاتی بورڈ؛

(ہفتم) فیکلٹی کونسل؛اور

(ہشتم) شعبہ جاتی کونسل۔

THE PAKISTAN CODE

(۲) سینیٹ، سینڈیکیٹ اور تعلیمی کونسل، ایسی دیگر کمیٹیاں یا ذیلی رکمیٹیاں قائم کرسکتی ہیں، جس کی کسی بھی نام سے توضیح کی جاسکتی ہے، جیسا کہ قوانین موضوعہ یا ضوابط کے ذریعے موزوں اور پسندیدہ سمجھا جائے۔ مذکورہ کمیٹیاں یا ذیلی کمیٹیاں اس ایکٹ کے اغراض کے لئے انسٹیٹیوٹ کی اتھارٹیز ہوں گی۔

۱۹۔ سینیٹ۔ (۱) ہیئت جو انسٹیٹیوٹ کی نظم وضبط کی ذمہ دار ہوگی کی توضیح بطور سینیٹ کی جائے گی اور حسبِ ذیل پر مشتمل ہوگی، یعنی:۔

(الف) چانسلر جو کہ سینٹ کا چیئر پرسن ہوگا؛

(ب) وائس چانسلر؛

(ج) ایک حکومتی رکن جو تعلیمی امور یا کسی بھی دیگر متعلقہ محکمے جس کا اس انسٹیٹیوٹ کے حوالے سے خصوصی نقطہ نظر ہو کا کم از کم ایڈیشنل سیکرٹری کے عہدے کا ہوگا؛

(د) آزاد سوسائٹی سے چار افراد، جو انتظام ، انصرام ،تعلیم، اکیڈمک، قانون، حساب داری، ادویات، فنون لطیفہ، فن تعمیر، زراعت، سائنس، ٹیکنالوجی اور انجینئرنگ کے شعبوں میں ممتاز شخصیات ہوں جیسا کہ ان شخصیات کا تقرر مختلف شعبوں کے درمیان توازن کا عکاس ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ انسٹیٹیوٹ کا خصوصی نقطہ نظر جس کا مقررہ طریقہ کار کے مطابق اعلان کیا جائے گا انسٹیٹیوٹ سے متعلق خصوصی مہارت کے شعبے میں ممتاز اشخاص کی تعداد سے مترشح ہوگا جن کا سینٹ میں تقرر کیا گیا ہے؛

(ہ) انسٹیٹیوٹ کے سابقہ طالب علموں میں سے ایک شخص؛

(و) ملک کے علمی طبقے سے تعلق رکھنے والے کالج کے پروفیسر یا پرنسپل کی سطح کے، دو اشخاص جو انسٹیٹیوٹ کے ملازمین کے علاوہ ہوں؛

(ز) انسٹیٹیوٹ کے چار اساتذہ؛ اور

(ط) کمیشن کی طرف سے نامزد کردہ ایک شخص۔

(۲) سینیٹ کے ارکان کی تعداد جس کی صراحت ذیلی دفعہ (۱) کی شقات (ہ) تا (ح) میں کی گئی ہے سینٹ قوانین موضوعہ کے ذریعے ان شرائط کے تابع بڑھا سکے گی جس سے سینٹ کے کل ارکان کی تعداد ذیلی دفعہ (۱) میں صراحت کردہ مختلف اقسام کے درمیان ممکن حد تک توازن رکھتے ہوئے انسٹیٹیوٹ کے پانچ اساتذہ کے ساتھ ملا کر اکیس سے تجاوز نہ کرتی ہو۔

(۳) سینیٹ کی تمام تقرریاں چانسلر کی طرف سے دفعہ ۱۱ کی ذیلی دفعہ (۱) کے احکام کے مطابق کی جائیں گی، ان اشخاص

کی تقرریاں جن کی صراحت ذیلی دفعہ (۱) اور شقات میں کی گئی ہے دفعہ ۲۶ کی شرائط اور طریقہ کار کے مطابق وضع کردہ نمائندہ کمیٹی کی جانب سے ہر آسامی کے لئے تجویز کردہ تین ناموں کے پینل میں سے کی جائیں گی:

مگر شرط یہ ہے کہ سینیٹ میں عورتوں کی مناسب نمائندگی کے لئے معیار یا قابلیت پر کوئی سمجھوتہ کئے بغیر کاوش کی جائے گی:

مزید شرط یہ ہے کہ ذیلی دفعہ (۱) کی شق (ز) میں بیان کردہ انسٹیٹیوٹ کے اساتذہ سے متعلق سینیٹ تقرری کا طریقہ کار انتخابات کی بنیاد پر مقرر کرے گی جو انسٹیٹیوٹ کے اساتذہ کی مختلف زمروں کی طرف سے رائے دہی کے لئے فراہم کیا گیا ہے:

مزید شرط یہ بھی ہے کہ سینیٹ متبادل طریقہ بھی مقرر کرے گی کہ سینیٹ میں انسٹیٹیوٹ کے اساتذہ کی تقرری اس ذیلی دفعہ کی رو سے ان اشخاص کے لئے بھی مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق ہوگی جن کا ذکر ذیلی دفعہ (۱) کی شق (ہ) میں کیا گیا ہے۔

(۴) سینیٹ کے اراکین، ماسوائے بربنائے عہدہ اراکین کے، جو کہ تین سال کے لئے عہدے پر فائز ہوں گے۔ پہلی سینیٹ کے ایک تہائی اراکین، بربنائے عہدہ اراکین کے علاوہ، جن کا تعین قرعہ اندازی کے ذریعے کیا گیا ہو، چانسلر کی جانب سے تقرری کی تاریخ سے ایک سال کی مدت ختم ہونے پر عہدہ سے ریٹائر ہو جائیں گے۔ پہلی سینیٹ کے، بقیہ اراکین میں سے نصف، ماسوائے بربنائے عہدہ اراکین کے، جن کا تعین قرعہ اندازی کے ذریعے کیا گیا ہو، تقرری کی تاریخ سے دو سال کی مدت ختم ہونے پر عہدہ سے ریٹائر ہو جائیں گے اور بقیہ نصف ماسوائے بربنائے عہدہ اراکین کے، تین سال کی مدت ختم ہونے پر اپنے عہدے سے ریٹائر ہو جائیں گے:

THE PAKISTAN CODE

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی شخص، ماسوائے بربنائے عہدہ رُکن کے، دو متواتر سالوں سے زائد کام نہیں کر سکے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ انسٹیٹیوٹ کے اساتذہ جن کا سینیٹ میں تقرر کیا گیا ہو دو متواتر سالوں کے لئے کام نہیں کر سکیں گے۔

(۵) سینیٹ کا اجلاس ایک تقویمی سال میں کم از کم دو بار ہوگا۔

(۶) سینیٹ میں کام اعزازی بنیادوں پر ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے اصلی اخراجات کی بازادائی مقررہ طریقہ کار کے مطابق ہوگی۔

(۷) رجسٹرار سینیٹ کا سیکرٹری ہوگا۔

(۸) چانسلر کی غیر موجودگی میں، سینیٹ کے اجلاس کی صدارت ایسا رکن کرے گا جو انسٹیٹیوٹ کا یا حکومت کا ملازم نہ ہو، جیسا کہ چانسلر وقتاً فوقتاً، نامزد کر سکتا ہے۔ اس طرح نامزد کردہ رکن سینیٹ کا کنوینئر (Convenior) ہوگا۔

(۹) بجز اس کے کہ جیسا کہ اس ایکٹ میں مقرر کیا گیا ہو سینیٹ کے تمام فیصلے موجود اراکین کی اکثریت کی رائے کی بنیاد پر کئے جائیں گے اگر کسی معاملے پر اراکین مساوی طور پر تقسیم ہوں اجلاس کی صدارت کرنے والے کا ووٹ حتمی ہوگا۔

(۱۰) سینیٹ کے اجلاس کا کورم اس کے اراکین کی کل تعداد کا دو تہائی ہوگا، جس کی کسر ایک شمار کی جائے گی۔

(۱۱) پہلی سینیٹ کی تشکیل ٹی ایچ ایم سی (THMC) تعلیمی نظام (پرائیویٹ) لمیٹڈ کے بورڈ آف گورنرز کی سفارشات پر سرپرست کی جانب سے دی جائے گی۔

۲۰۔ سینیٹ کے اختیارات اور کارہائے منصبی۔ (۱) سینیٹ کو انسٹیٹیوٹ کی عمومی نگرانی کا اختیار حاصل ہوگا اور وائس چانسلر اور اتھارٹیز جو کہ انسٹیٹیوٹ کے تمام کارہائے منصبی کے لئے جواب دہ ہیں کی نگران ہوگی۔ سینیٹ کو انسٹیٹیوٹ پر ایسے تمام اختیارات حاصل ہوں گے جو کہ اس ایکٹ کے تحت واضع طور پر اتھارٹی یا افسر کو تفویض نہ کئے گئے ہوں جو اس کے کارہائے منصبی کی کارکردگی کے لئے ضروری ہیں۔

(۲) مذکورہ بالا اختیارات کی عمومیت پر اثر انداز ہوئے بغیر، سینیٹ کو حسب ذیل اختیارات حاصل ہوں گے، یعنی:۔۔

(الف) مجوزہ سالانہ کام کے منصوبوں، سالانہ اور ترمیم شدہ میزانیوں، سالانہ رپورٹ اور حساب کے سالانہ گوشوارے کی منظوری دینا؛

(ب) انسٹیٹیوٹ کی جائیداد، فنڈز اور سرمایہ کاری کا اختیار، نگرانی اور انتظام کے لئے پالیسی ترتیب کرنا، بشمول غیر منقولہ جائیداد کی خرید وفروخت یا حصول کی منظوری دینا؛

(ج) انسٹیٹیوٹ کے تعلیمی پروگراموں کے معیار اور مناسبت کی نگرانی کرنا اور انسٹیٹیوٹ کے تعلیمی پروگراموں پر عمومی نظر ثانی کرنا؛

(د) ڈینز، پروفیسر صاحبان، ایسوسی ایٹ پروفیسر صاحبان اور ایسے دوسرے اعلیٰ عہدہ داروں اور منتظمین اعلیٰ کے تقرر کی منظوری دینا جیسا کہ صراحت کیے جائیں؛

(ہ) انسٹیٹیوٹ کے تمام افسران، اساتذہ اور دوسرے ملازمین کے تقرر کے لئے منصوبہ جات، ہدایات اور اصول رہنمائی وضع کرنا؛

(و) کلیدی منصوبہ جات کی منظوری دینا؛

(ز) انسٹیٹیوٹ کے ترقیاتی منصوبوں کے مالیاتی ذرائع کی منظوری دینا؛

(ح) سینڈیکیٹ اور تعلیمی کونسل کی جانب سے پیش کئے گئے قوانین موضوعہ اور ضوابط پر غور کرنا اور دفعات ۲۸ اور ۲۹ میں فراہم کردہ طریقہ کار پر ان سے معاملت کرنا، جیسی بھی صورت ہو:

THE PAKISTAN CODE

مگر شرط یہ ہے کہ سینیٹ قوانین موضوعہ یا قواعد وضع کرنے کا ازخود آغاز کر سکے گی اور سینڈیکیٹ یا تعلیمی کونسل سے رائے طلب کرنے کے بعد اس کی منظوری دے گی، جیسی بھی صورت ہو؛

(ط) سینیٹ تحریری حکم کے ذریعے کسی بھی اتھارٹی یا افسر کی کسی بھی ایسی کارروائی کو کالعدم قرار دے دے گی اگر وہ مطمئن ہو کہ مذکورہ کارروائی اس ایکٹ، قوانین موضوعہ یا ضوابط کے احکامات کے مطابق نہیں ہے مذکورہ اتھارٹی یا افسر کو طلب کر کے سماعت کا موقع فراہم کرنے کے بعد کہ کیوں نہ مذکورہ کارروائی کو کالعدم قرار دیا جائے؛

(ی) اس ایکٹ کے احکام کے مطابق سینیٹ کے کسی رکن کی علیحدگی کی سفارش کرے گی؛

(ک) اس ایکٹ کے احکام کے مطابق، سینڈیکیٹ کے اراکین کا، ماسوائے بر بنائے عہدہ اراکین کے، تقرر کرے گی؛

(ل) اس ایکٹ کے احکام کے مطابق، تعلیمی کونسل کے اراکین کا، ماسوائے بر بنائے عہدہ اراکین کے، تقرر کرے گی؛

(م) اعزازی پروفیسروں کا تقرر ان قیود و شرائط کے مطابق کرے گی جیسا کہ مقرر کر دیا گیا ہے؛

(ن) کسی بھی شخص کو کسی بھی اتھارٹی کی رُکنیت سے علیحدہ کرنا اگر مذکورہ شخص،۔۔

(اول) فاتر العقل ہو چکا ہے؛ یا

(دوم) کسی مجاز قانونی عدالت کی جانب سے غیر برأت یافتہ دوالیا قرار دیا گیا ہو؛ یا

(سوم) جسے قانونی عدالت کی جانب سے اخلاقی بے راہ روی جیسے جرم کا مجرم قرار دیا جا چکا ہو؛ اور

(س) انسٹیٹیوٹ کی مہر عام کی شکل کا تعین، قبضے میں دینے اور ہیت کو منضبط کرے گی۔

(۳) سینٹ، اس ایکٹ کے احکامات کے مطابق انسٹیٹیوٹ کی کسی بھی اتھارٹی، افسر یا ملازم کی تمام یا کوئی ایک اختیار یا فرائض منصبی اپنے مرکزی کیمپس سے اپنے اضافی کیمپس میں، کسی بھی اتھارٹی، کمیٹی، افسر یا ملازم کو تفویض کر سکے گی، مذکورہ اضافی کیمپس کی نسبت مذکورہ اختیارات اور مذکورہ کار ہائے منصبی کی ادائیگی کو استعمال کرنے کی غرض سے، اور اس غرض کے لئے سینیٹ اضافی کیمپس میں نئی آسامیاں یا عہدے تخلیق کرے گی۔

۲۱۔ سینڈیکیٹ۔ (۱) انسٹیٹیوٹ کا ایک سینڈیکیٹ ہوگا جو حسب ذیل پر مشتمل ہوگا، یعنی:۔

(الف) وائس چانسلر جو اس کا چیئر پرسن ہوگا؛

(ب) انسٹیٹیوٹ کی فیکلٹیوں کے ڈینز؛

(ج) مختلف شعبہ جات سے تین پروفیسرز، جو سینیٹ کے رکن نہ ہوں، جنہیں انسٹیٹیوٹ کے اساتذہ کی جانب سے اس طریقہ کار کے مطابق جو سینیٹ کی جانب سے مقرر کیا گیا ہو کے تحت منتخب کیا جائے گا؛

(د) نمائندہ اسکولوں کے پرنسپل صاحبان؛

THE PAKISTAN CODE

(ہ) رجسٹرار؛

(و) خزانچی؛اور

(ز) کنٹرولر امتحانات۔

(۲) سینڈیکیٹ کے اراکین، ماسوائے اراکین بربنائے عہدہ اراکین کے تین سال تک اپنے عہدے پر فائز رہیں گے۔

(۳) ذیلی دفعہ (ا) کی شق (ج) میں صراحت کردہ تین پروفیسروں کی نستبسینیٹ، انتخابات کے متبادل کے طور پر، نمائندہ کمیٹی جو کہ دفعہ ۲۵ کے تحت قائم کی گئی ہے کی جانب سے اشخاص کے تقرر کے لئے ناموں کی فہرست کی تجاویز کے لئے طریقہ کار وضع کرے گی۔نمائندہ کمیٹی کی جانب سے مجوزہ افراد کا تقرر سینیٹ کی جانب سے وائس چانسلر کی سفارش پر کیا جائے گا۔

(۴) سینڈیکیٹ کے اجلاس کا کورم اراکین کی کل تعداد کا ایک تہائی ہوگا، جس کی کسر ایک شمار کی جائے گی۔

(۵) سینڈیکیٹ کا اجلاس کم از کم سال میں ہر تین ماہ کے بعد ہوگا۔

(۶) پہلی سینڈیکیٹ ٹی ایچ ایم سی (THMC) تعلیمی نظام (پرائیویٹ) لمیٹڈ کے بورڈ آف گورنر کی سفارش پر سرپرست کی جانب سے تشکیل دی جائے گی۔

۲۲۔ سینڈیکیٹ کے اختیارات اور فرائض۔ (ا) سینڈیکیٹ انسٹیٹیوٹ کا انتظامی ادارہ ہوگا اور اس ایکٹ اور قوانین موضوعہ کے احکام کے مطابق، انسٹیٹیوٹ کے معاملات اور انتظام کی عمومی نگرانی کرے گا۔

(۲) حسبِ ذیل اختیارات کی عمومیت پر اثر انداز ہوئے بغیر، اور اس ایکٹ، قوانین موضوعہ کے احکامات کے مطابق اور سینیٹ کی ہدایات کے مطابق سینڈیکیٹ کو حسب ذیل اختیارات حاصل ہوں گے، یعنی:۔

(الف) سالانہ رپورٹ، سالانہ اور نظر ثانی شدہ بجٹ تخمینہ جات پر غور کرنا اور سینیٹ کے سامنے انہیں پیش کرنا؛

(ب) انسٹیٹیوٹ کی جانب سے منقولہ جائیداد کو منتقل کرنا اور منتقلی کو قبول کرنا؛

(ج) انسٹیٹیوٹ کی جانب سے معاہدات کرنا، ان میں ترمیم کرنا، ان پر عمل کرنا اور انہیں منسوخ کرنا؛

(د) انسٹیٹیوٹ کی جانب سے وصول کئے جانے والے اور خرچ کئے جانے والے تمام حسابات اور انسٹیٹیوٹ کے اثاثہ جات اور وجوبات کا کھاتہ تیار کرنا؛

(ہ) انسٹیٹیوٹ کی ملکیت کسی بھی رقم کی سرمایہ کاری کرنا بشمول تمسکات کی غیر استعمال شدہ آمدنی جس کا بیان ٹرسٹ ایکٹ، ۱۸۸۲ء (ایکٹ نمبر ۲ بابت ۱۸۸۲ء) کی دفعہ ۲۰ میں کیا گیا ہے، یا غیر منقولہ جائیداد کی خرید یا ایسے دوسرے طریقہ کار کے مطابق، جیسا کہ مقرر کر دیا گیا ہے، مذکورہ سرمایہ کاری میں ترمیم کرنا؛

(و) انسٹیٹیوٹ کو منتقل کی گئی کوئی بھی جائیداد، اور عطیات، حبہ بالوصیت، ٹرسٹ، تحفہ جات، چندے، اوقاف

THE PAKISTAN CODE

اور دوسری امداد کو وصول کرنا اور انتظام کرنا؛

(ز) کوئی بھی ایسا فنڈ جو انسٹیٹیوٹ کے سپردگی میں مصرحہ اغراض کے لئے کیا گیا ہو کا انتظام کرنا؛

(ح) انسٹیٹیوٹ کے کام کو چلانے کے لئے عمارت، لائبریریوں، مکانات، فرنیچر، آلات، ساز و سامان اور دوسرے ذرائع فراہم کرنا؛

(ط) رہائش گاہوں اور ہوسٹلز کے لئے ہال بنوانا اور انتظام کرنا یا ہوسٹلز یا طلباء کی رہائش کے لئے رہائش گاہوں کی منظوری دینا یا لائسنس دینا؛

(ی) انسٹیٹیوٹ کے استحقاق کے لئے سینیٹ کو تعلیمی اداروں کے ادخال کی سفارش کرنا اور مذکورہ مراعات واپس لینا؛

(ک) کالجوں اور شعبہ جات کے معائنہ کا انتظام کرنا؛

(ل) پروفیسروں، ایسوسی ایٹ پروفیسروں، اسسٹنٹ پروفیسروں، لیکچراز اور دوسری تدریسی آسامیاں پیدا کرنا یا مذکورہ آسامیاں معطل یا ختم کرنا؛

(م) ایسی انتظامی یا دوسری آسامیاں پیدا کرنا، معطل یا ختم کرنا، ترقی دینا، تنزل کرنا جیسا کہ ضروری ہوں؛

(ن) انسٹیٹیوٹ کے افسران، اساتذہ اور دوسرے ملازمین کے فرائض کی صراحت کرنا؛

(س) ان معاملات پر سینیٹ کو رپورٹ دینا جن پر رپورٹ دینے کو کہا گیا ہو؛

(ع) اس ایکٹ کی دفعات کے مطابق مختلف اتھارٹیز کے اراکین کا تقرر کرنا؛

(ف) سینٹ میں پیش کرنے کے لئے قانون موضوعہ کے مسودے تیار کرنا؛

(ص) انسٹیٹیوٹ کے طلباء کا انصرام اور نظم وضبط کو منضبط کرنا؛

(ق) انسٹیٹیوٹ کے بہتر انتظام کے لئے عمومی ضروری اقدامات کرنا اور اس کے لیے ایسے اختیارات کا استعمال کرنا جو ضروری ہوں؛

(ر) اپنے اختیارات میں سے کوئی بھی کسی اتھارٹی یا افسر یا کمیٹی کو تفویض کرنا؛ اور

(ش) ایسے دوسرے کارہائے منصبی انجام دینا جو اسے اس ایکٹ کے احکامات کے تحت تفویض کئے گئے ہوں یا قوانین موضوعہ کے ذریعے تفویض کئے گئے ہوں۔

۲۳۔ تعلیمی کونسل۔ (۱) انسٹیٹیوٹ کی ایک تعلیمی کونسل ہوگی جو حسب ذیل پر مشتمل ہوگی، یعنی:۔۔

(الف) وائس چانسلر جو اس کا چیئرپرسن ہوگا؛

(ب) فیکلٹیوں کے ڈینز اور مذکورہ شعبوں کے سربراہان جیسا کہ مقرر کیے جائیں؛

THE PAKISTAN CODE

(ج) پانچ اراکین جو شعبہ جات، اداروں اور نمائندہ اسکولوں سے اس طریقہ کار کے مطابق منتخب کیے جائیں گے جیسا کہ سینٹ کی جانب سے مقرر کیا گیا ہو؛

(د) پانچ پروفیسرز بشمول اعزازی پروفیسروں کے؛

(ہ) رجسٹرار؛

(و) کنٹرولر امتحانات؛ اور

(ز) لائبریرین۔

(۲) سینٹ انسٹیٹیوٹ کے وائس چانسلر کی سفارش پر تعلیمی کونسل کے اراکین اور منتخب ارکان کا تقرر کرے گی، ماسوائے بربنائے عہدہ اراکین کے:

مگر شرط یہ ہے کہ پانچ پروفیسر صاحبان اور اراکین جو کہ شعبہ جات، انسٹیٹیوٹ اور نمائندہ کالجوں کی نمائندگی کر رہے ہوں، سینیٹ انتخابات کے متبادل، ایک طریقہ کار مقرر کرے گی جو دفعہ ۲۵ کی شرائط کے تابع قائم کردہ نمائندہ کمیٹی کی جانب سے ناموں کا پینل تجویز کرے گی۔ نمائندہ کمیٹی کی جانب سے مجوزہ اشخاص کا تقرر سینیٹ کی جانب سے وائس چانسلر کی سفارش پر کیا جائے گا۔

(۳) تعلیمی کونسل کے اراکین، تین سال تک اپنے عہدے پر برقرار رہیں گے۔

(۴) تعلیمی کونسل کا اجلاس سال میں کم از کم ہر ایک سہ ماہی میں ہوگا۔

(۵) تعلیمی کونسل کے اجلاس کا کورم کل اراکین کی تعداد کا ایک تہائی ہوگا کسر ایک شمار کی جائے گی۔

۲۴۔ تعلیمی کونسل کے اختیارات اور کارہائے منصبی۔ (۱) تعلیمی کونسل انسٹیٹیوٹ کی اصل تعلیمی ہیئت ہوگی اور اس ایکٹ اور قانون موضوعہ کی شرائط کے مطابق، اسے اختیار حاصل ہوگا کہ وہ مناسب معیارات کی ہدایات مرتب کرے، تحقیق اور امتحانات کے لئے اور انسٹیٹیوٹ اور اسکولوں کی تعلیمی زندگی کو منضبط کرے اور ترقی دے۔

(۲) مذکورہ بالا اختیارات کی عمومیت پر اثر انداز ہوئے بغیر، اور اس ایکٹ اور قوانین موضوعہ کے احکامات کے مطابق، تعلیمی کونسل کو حسبِ ذیل اختیارات حاصل ہوں گے، —

(الف) تعلیمی پروگراموں کے معیار کو برقرار رکھنے کے لئے پالیسیوں اور طریقہ کار کی منظوری دینا؛

(ب) تعلیمی پروگراموں کی منظوری جن میں آن لائن، فاصلہ جاتی تعلیم اور دیگر شامل ہیں؛

(ج) طلباء سے متعلق پالیسیوں اور طریقہ کار کی منظوری دینا، جو کاموں بشمول داخلوں، نکال دینا، سزا دینا، امتحانات اور سرٹیفکیٹ دینے سے متعلق ہوں؛

(د) ان پالیسیوں اور طریقہ کار کی منظوری دینا جس سے تعلیم اور تحقیق کے معیار کی یقین دہانی ہو؛

(ہ) سینڈیکیٹ کو فیکلٹیز، تدریسی شعبوں اور تعلیم کے بورڈوں کی تشکیل کے لئے منصوبہ جات تجویز کرنا؛

(و) انسٹیٹیوٹ کے تمام امتحانات کے پرچے بنانے والے اور چیک کرنے والوں کا تقرر متعلقہ اتھارٹی کی جانب سے ناموں کا پینل موصول ہونے کے بعد کرنا؛

(ز) ہر سطح پر انسٹیٹیوٹ کے اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی کے لئے جاری پروگراموں کا اہتمام کرنا؛

(ح) دوسری یونیورسٹیوں یا امتحانی ہیئتوں کے امتحانات کو انسٹیٹیوٹ کے متعلقہ امتحانات کے مساوی تسلیم کرنا؛

(ط) وظائف، سکالرشپ، نمائشوں، اشتہارات اور انعامات عطاء کرنے کو منضبط کرنا؛

(ی) سینٹ میں پیش کرنے کے لئے قواعد وضع کرنا؛

(ک) انسٹیٹیوٹ کی تعلیمی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ تیار کرنا؛

(ل) ایسے کارہائے منصبی کی ادائیگی کرنا جیسا کہ ضوابط میں مقررہ ہوں۔

۲۵۔ **نمائندہ کمیٹیاں۔** (۱) سینٹ کی جانب سے قانون موضوعہ کے ذریعے ایک نمائندہ کمیٹی اس ایکٹ کے احکامات کی مطابقت میں سینیٹ میں اشخاص کی نمائندگی کی تقرری کی سفارشات کے لئے تشکیل دی جائے گی۔

(۲) قانون موضوعہ کے ذریعے ایک نمائندہ کمیٹی، سینڈیکیٹ اور تعلیمی کونسل میں اشخاص کی نمائندگی کے تقرری کی شفارشات کے لئے اس ایکٹ کے احکامات کی مطابقت میں تشکیل دی جائے گی۔

(۳) سینیٹ میں تقرر کے لئے نمائندہ کمیٹی کے اراکین حسبِ ذیل پر مشتمل ہوں گے، یعنی:۔

(الف) سینٹ کے تین اراکین جو کہ انسٹیٹیوٹ کے اساتذہ نہ ہوں؛

(ب) انسٹیٹیوٹ کے اساتذہ کی جانب سے تین افراد جو وہ اپنے میں سے مقررہ طریقہ کار کے مطابق نامزد کریں گے؛

(ج) تعلیمی پیشہ سے وابستہ ایک شخص، جسے انسٹیٹیوٹ کی جانب سے ملازم نہ رکھا گیا ہو، جو کہ پروفیسر یا کالج کے پرنسپل کے رتبہ کا ہوگا جسے انسٹیٹیوٹ کے اساتذہ مقررہ طریقہ کار کے مطابق نامزد کریں گے؛ اور

(د) سینیٹ کی طرف سے منضبط کردہ ایک ممتاز شہری انتظامی، خدمت خلق، ترقیاتی کام، قانون یا حساب داری کا تجربہ رکھتا ہو۔

(۴) سینڈیکیٹ اور تعلیمی کونسل میں تقرریوں کے لئے نمائندہ کمیٹی حسبِ ذیل پر مشتمل ہوگی، یعنی:۔۔۔

(الف) سینیٹ کے دو اراکین جو کہ انسٹیٹیوٹ کے اساتذہ نہ ہوں؛ اور

(ب) تین اشخاص جن کو انسٹیٹیوٹ کے اساتذہ میں سے بھی مقرر کردہ طریقہ کار پر نامزد کیا گیا ہو۔

(۵) نمائندہ کمیٹی کی مدت تین سال ہوگی:

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی رُکن دو مسلسل میعاد سے زائد خدمات انجام نہ دے سکے گا۔

(۶) نمائندہ کمیٹیوں کے کام کا طریقہ کار جیسا کہ صراحت شدہ ہوگا۔

(۷) ایسی دوسری اتھارٹیز کی جانب سے قائم کردہ نمائندہ کمیٹیاں بھی ہوسکتی ہیں جیسا کہ انہیں مختلف اتھارٹیز اور انسٹیٹیوٹ کی دوسری ہیئت جسدیہ میں دوسرے افراد کے تقرر کے لئے، موزوں خیال کیا جاتا ہے۔

۲۶۔ بعض اتھارٹیز کی جانب سے کمیٹیوں کا تقرر۔ (۱) سینیٹ، سینڈیکیٹ، تعلیمی کونسل اور دوسری اتھارٹیز، وقتاً فوقتاً، مذکورہ قائمہ، خصوصی یا مشاورتی کمیٹیوں کا تقرر کرسکتی ہیں، جیسا کہ وہ موزوں تصور کریں، اور مذکورہ کمیٹی میں اُن اشخاص کو رکھ سکتی ہیں جو کہ کمیٹیوں کا تقرر کرنے والی اتھارٹیز کے ارکان نہ ہوں۔

(۲) اتھارٹیز جن کے لئے اس ایکٹ میں کوئی مخصوص حکم اس کی تشکیل، کارہائے منصبی اور اختیارات کے لئے وضع نہ کیا گیا ہوا ایسا ہی ہوگا جس کی صراحت قانون موضوعہ یا قواعد میں ہو۔

باب۔پنجم

قوانین موضوعہ، ضوابط اور قواعد

۲۷۔ قوانین موضوعہ۔ (۱) اس ایکٹ کے احکامات کے مطابق، سرکاری جریدے میں اشاعت کیے جانے والے قوانین موضوعہ کو تمام یا ان میں سے کسی ایک معاملہ پر ضبط میں لانے یا صراحت کے لئے حسبِ ذیل طور پر وضع کیا گیا ہے، یعنی:۔

(الف) سالانہ رپورٹ کا طریقہ کار اور جزیات، جو کہ وائس چانسلر سینڈیکیٹ کے رُوبرو پیش کرے گا، تیار کئے جائیں گے؛

(ب) انسٹیٹیوٹ کی فیسیں اور دوسرے اخراجات؛

(ج) انسٹیٹیوٹ کے ملازمین کے لئے پنشن، انشورنس، گریجویٹی، پراویڈنٹ فنڈ اور بینویلنٹ فنڈ کا قیام؛

(د) افسران، اساتذہ اور انسٹیٹیوٹ کے دوسرے ملازمین کے پے اسکیل اور دیگر قیود و شرائط؛

(ہ) اندراج شدہ گریجویٹ کا رجسٹر برقرار رکھنا؛

(و) انسٹیٹیوٹ کے استحقاق میں تعلیمی اداروں کا داخلہ اور مذکورہ مراعات سے دستبرداری؛

(ز) فیکلٹیز، شعبہ جات، ادارے، کالجوں، اسکولوں اور دیگر تعلیمی شعبوں کا قیام؛

(ح) افسران اور اساتذہ کے اختیارات اور فرائض؛

THE PAKISTAN CODE

(ط) وہ شرائط جن کے تحت ادارہ تحقیق اور مشاورتی خدمات کی اغراض کے لئے سرکاری اداروں یا دوسرے اداروں کے ساتھ مل کر انتظامات کرتا ہے؛

(ی) سابقہ اعزازی پروفیسروں کے تقرر اور اعزازی ڈگریوں کے عطاء کرنے کی شرائط؛

(ک) ادارے کے ملازمین کی اہلیت اور نظم وضبط؛

(ل) اس ایکٹ کی شرائط کے مطابق کارہائے منصبی کی تعمیل کرتے ہوئے نمائندہ کمیٹیاں دستور اور طریقہ کار کی پیروی کریں گی؛

(م) تحقیقی کمیٹی وائس چانسلر کی تقرری کے لئے دستور اور طریقہ کار کی پیروی کرے گی؛

(ن) انسٹیٹیوٹ کی اتھارٹیز کی تشکیل، کارہائے منصبی اور اختیارات؛ اور

(س) اس ایکٹ کے ذریعے ایسے دیگر تمام معاملات جو قوانین موضوعہ کے ذریعے مقرر یا منضبط کئے گئے ہوں یا کئے جائیں۔

(۲) قوانین موضوعہ کا مسودہ سینڈیکیٹ کی جانب سے سینیٹ کو پیش کیا جائے گا جو ایسی ترامیم کے ساتھ اسے منظور یا ترمیم کر سکے گی جیسا کہ سینیٹ مناسب سمجھے یا سینڈیکیٹ کو مجوزہ مسودہ پر دوبارہ غور کرنے کے لئے، جیسی بھی صورت ہو، واپس بھیج دے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ سینیٹ کسی ایسے معاملے کی نسبت جو اس کے اختیار میں ہے یا جس کی نسبت اس ایکٹ کی شرائط کے مطابق قانون موضوعہ وضع کیے جانے کا آغاز کرے گی اور مذکورہ قانون موضوعہ کی منظوری سینڈیکیٹ کی رائے حاصل کرنے کے بعد دے گی۔

THE PAKISTAN CODE

۲۸۔ ضوابط۔ (۱) اس ایکٹ اور قوانین موضوعہ کے احکامات کے تابع، تعلیمی کونسل تمام یا کسی بھی درج ذیل معاملات کے لئے ضوابط وضع کر سکے گی، یعنی:۔

(الف) اداروں میں ڈگریوں، ڈپلوموں اور سرٹیفکیٹس کے لیے پڑھائے جانے والے کورسز؛

(ب) طریقہ کار جس میں دفعہ ے کی ذیلی دفعہ (۱) میں تدریس کا حوالہ دیا گیا ہے کو منظم کرنا اور انعقاد کرنا؛

(ج) ادارے میں طالب علموں کے داخلے اور اخراج؛

(د) شرائط جن کے تحت طالب علم ادارے کے نصاب اور امتحانات میں شامل کئے جائیں گے اور ادارے کے امتحانات ڈگریاں، ڈپلومے اور سرٹیفیکیٹ حاصل کرنے کے اہل ہوں گے؛

(ہ) امتحانات کا انعقاد؛

(و) شرائط جن کے تحت کوئی شخص ڈگری کا مستحق قرار پانے کے لئے آزادانہ تحقیق کرے گا؛

(ز) اداروں کی فیلوشپ، سکالرشپ، وظائف، تمغے اور تحائف دینا؛

(ح) لائبریری کا استعمال؛

(ط) فیکلٹیز،شعبوں اور تدریسی بورڈوں کی تشکیل کرنا؛اور

(ی) اس ایکٹ یا قوانین موضوعہ کی رو سے تمام دیگر معاملات جو ضوابط کے ذریعے مقرر کئے جانے ہوں یا کئے جاسکیں:

(۲) تعلیمی کونسل کے ذریعے ضوابط تجویز کئے جائیں گے اور سینیٹ کو پیش کئے جائیں گے جو اس کی منظوری دے گی یا منظوری نہیں دے گی یا دوبارہ غور کرنے کے لئے تعلیمی کونسل کو واپس بھیج دے گی، تعلیمی کونسل کی جانب سے مجوزہ ضوابط موثر نہیں ہوں گے تاوقتیکہ سینیٹ ان کی منظوری نہ دے دے۔

(۳) ذیلی دفعہ (۱) کی ذیلی شقات (ز) اور (ط) میں شامل متعلقہ ضوابط یا ضمنی امور، سنڈیکیٹ کی ماقبل اجازت کے بغیر سینٹ کو پیش نہیں کیے جائیں گے۔

۲۹۔ قانون موضوعہ اور ضوابط کی ترمیم اور منسوخی:۔ (۱) قانون موضوعہ، ضوابط اور قواعد میں اضافہ کرنے ،ترمیم کرنے یا منسوخ کرنے کا وہی طریقہ کار ہوگا جو بالترتیب قانون موضوعہ، ضوابط اور اصولوں کے تشکیل کرنے یا وضع کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔

۳۰۔ قواعد۔ (۱) انسٹیٹیوٹ کی اتھارٹیز اور دیگر ہیئتیں ،اس ایکٹ ،قوانین موضوعہ یا ضوابط کے تحت وضع کیے گئے کی مطابقت میں، قواعد وضع کرسکیں گی جو انسٹیٹیوٹ کے امور سے متعلقہ کسی معاملے کو منضبط کرنے کے لئے اس ایکٹ میں فراہم نہیں کیئے گئے یا جسے قانون موضوعہ یا ضوابط سے منضبط کرنا مطلوب ہو اس میں انصرام کار اور اجلاسوں کے وقت اور مقام اور متعلقہ امور کو منضبط کرنا شامل ہے۔

(۲) قواعد سینڈیکیٹ کی طرف سے منظوری پر مؤثر ہو جائیں گے۔

۳۱۔ ابتدائی قوانینِ موضوعہ اور ضوابط۔ (۱) اس ایکٹ میں شامل کسی بھی امر کے باوصف، چانسلر ابتدائی قوانینِ موضوعہ اور ضوابط وضع کرے گا جو دفعہ ۲۷ اور ۲۸ کے تحت بنائے گئے قوانین موضوعہ اور ضوابط متصور ہوں گے اور نافذ العمل رہیں گے تاوقتیکہ ترمیم نہ کیے جائیں اور تبدیل نہ کیے جائیں یا اس وقت تک جب اس ایکٹ کے احکامات کی مطابقت میں نئے قوانین موضوعہ اور ضوابط نہ بن جائیں۔

THE PAKISTAN CODE

باب۔ششم

انسٹیٹیوٹ کا فنڈ

۳۲۔ انسٹیٹیوٹ کا فنڈ۔ انسٹیٹیوٹ کا ایک فنڈ ہو گا جس میں فیسوں، جرمانوں، عطیات، ٹرسٹ، میراث، وقف، امداد، حکومتی گرانٹس اور دیگر ذرائع سے حاصل ہونے والی آمدنی جمع کروائی جائے گی۔

۳۳۔ آڈٹ اور حسابات۔ (۱) انسٹیٹیوٹ کے حسابات اس صورت اور طریقہ کار پر رکھے جائیں گے جیسا کہ مقررہ ہوں۔

(۲) تدریسی شعبہ جات، نمائندہ کالجوں یا اداروں اور دیگر تمام اداروں جنہیں اس اختیار کے ساتھ سنڈیکیٹ نے قانون موضوعہ کی شرائط کے مطابق وضع کیا ہو وہ انسٹیٹیوٹ کے خودمختار لاگتی مراکز ہوں گے جو ہر لاگتی مرکز کے سربراہ کو تفویض کئے گئے بجٹ کے اخراجات کی منظوری کے لئے دیا گیا ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ اخراجات کی ایک مد سے دوسرے میں دوبارہ مد بندی ایک لاگتی مرکز کے سربراہ کے ذریعے قانون موضوعہ کے مطابق اور مقررہ حد تک کی جائے گی۔

(۳) کسی تدریسی شعبے، نمائندہ کالج یا انسٹیٹیوٹ دوسری اکائی کے ذریعے مشاورات، تحقیق یا خدمات کی فراہمی کے ذریعے حاصل کئے گئے تمام فنڈ میزانیہ کی کسی دوسری صورت میں تفویض سے متناقض ہوئے بغیر بالائی وضع شدہ رقم کی کٹوتی کے بعد اس طریقہ کار اور قانون موضوعہ میں مقررہ حد تک، تدریسی شعبے، نمائندہ کالج یا دوسری اکائی کی ترقی کے لئے دستیاب ہوں گے۔اس طرح حاصل کئے گئے فنڈ کا ایک حصہ انسٹیٹیوٹ کے اساتذہ یا مشاورات کے تحقیقی نگران، تحقیقی یا متعلقہ خدمات اس طریقہ کار اور حد تک جو قانون موضوعہ کے ذریعے مقرر کی گئی ہو میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

(۴) انسٹیٹیوٹ کے فنڈ سے کوئی خرچ نہیں کیا جائے گا، تاوقتیکہ متعلقہ لاگتی مرکز کے سربراہ کی طرف سے اس کی ادائیگی کے لئے بل متعلقہ قانون موضوعہ کی مطابقت میں جاری نہ کیا گیا ہو اور خزانچی تصدیق کرے گا کہ لاگتی مرکز کے منظور شدہ بجٹ سے ادائیگی لاگتی مرکز کے سربراہ کے اس اختیار کے تحت دستیاب دوبارہ مد بندی کے مطابق فراہم کی گئی ہے۔

(۵) انسٹیٹیوٹ کی اندرونی مالیات کے آڈٹ کیلئے احکامات وضع کئے جائیں گے۔

(۶) نافذ العمل کسی دوسرے قانون کے احکامات کی مطابقت میں، حکومت کی جانب سے مقرر کردہ آڈیٹر کی طرف سے آڈٹ کی ضرورت سے متناقض ہوئے بغیر ادارے کی سالانہ رپورٹ حسابات کی رپورٹ اکاؤنٹنگ کے عمومی مسلمہ اصولوں (جی۔اے۔پی) کی مطابقت میں معروف چارٹرڈ اکاؤنٹس کی فرم کے ذریعے تیار کی جائے گی اور خزانچی کی جانب سے دستخط

شدہ ہوگی۔ کھاتوں کے سالانہ محاسبی گوشوارے جو تیار کیے جائیں، پاکستان کے آڈیٹر جنرل کو اس کے مشاہدے کے لیے پیش کیے جائیں گے۔

(۷) پاکستان کے آڈیٹر جنرل کی رائے، اگر کوئی ہو، خزانچی کی اس شرح کے ساتھ جو کہ اس نے وضع کی ہو، سنڈیکیٹ غور کرے گی اور مالی سال ختم ہونے کے چھ ماہ کے اندر سینیٹ کو پیش کردی جائے گی۔

باب۔ ہفتم

عمومی احکامات

۳۴۔ اظہار وجوہ کا موقع۔ ماسوائے اس کے کہ اس ایکٹ کے ذریعے کوئی دوسری صورت فراہم کی گئی ہو، ادارے کے کسی افسر، استاد یا دوسرے ملازم جو کہ مستقل عہدے پر کام کر رہا ہو کے عہدے میں کمی نہیں کی جائے گی، یا برطرف یا جبری طور پر ملازمت سے سبکدوش نہیں کیا جائے گا۔ ایسے فعل یا فروگزاشت کے باعث جو متعلقہ شخص کی جانب سے کیا گیا ہو، تاوقتیکہ اسے مجوزہ کارروائی کے خلاف اظہار وجوہ کا معقول موقع نہ دے دیا جائے۔

۳۵۔ سینڈیکیٹ اور سینیٹ کو اپیل۔ جبکہ کسی افسر (علاوہ ازیں چانسلر وائس چانسلر کے) استاد یا ادارے کے کسی دوسرے ملازم کو سزا دینے کے لئے یا مقررہ شرائط کو اس کے نقصان میں تشریح کرنے یا شرائط ملازمت کو بدلنے کا کوئی حکم منظور کیا گیا ہو تو اسے جبکہ حکم انسٹیٹیوٹ کے چانسلر اور وائس چانسلر کے علاوہ کسی دوسرے افسر یا استاد کی طرف سے منظور کیا گیا ہو، کو اس حکم کے خلاف سینڈیکیٹ کو اپیل کرنے کا حق حاصل ہوگا اور جہاں یہ حکم چانسلر اور وائس چانسلر کی جانب سے جاری کیا گیا ہو، تو وہ سینیٹ کو اپیل کرنے کا حق رکھتا ہے۔

۳۶۔ بیمہ اور انتفاعات۔ (۱) انسٹیٹیوٹ اپنے افسران، اساتذہ اور دیگر ملازمین کے لیے جیسا کہ صراحت کی جاسکتی ہے بعد از ملازمت کے انتفاعات نیز دوران ملازمت صحت اور بیمہ زندگی کی اسکمیں تشکیل دے سکتا ہے۔

(۲) جب کہ اس ایکٹ کے تحت کوئی پراویڈنٹ فنڈ تشکیل دیا جاتا ہے، تو پراویڈنٹ فنڈ ایکٹ ۱۹۲۵ء (۱۹ بابت ۱۹۲۵ء) کا اطلاق مذکورہ فنڈ پر ہوگا کہ وہ حکومتی پراویڈنٹ فنڈ تھا۔

۳۷۔ ازالۂ مشکلات۔ (۱) اگر اس ایکٹ کے احکام کی توضیح میں کوئی مشکل پیش آئے، تو سرپرست کے سامنے پیش کیا جائے گا جس کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

(۲) اگر اس ایکٹ کے احکامات کے موثر ہونے میں کوئی مشکل پیش آئے تو سینیٹ، کی رائے حاصل کرنے کے بعد چانسلر ایسا حکم وضع کرسکے گا جو اس ایکٹ کی دفعات سے متناقض نہ ہو، جو اُس کے نزدیک مذکورہ مشکلات کو ختم کرنے کے لئے ضروری ہو۔

(۳) جب کہ یہ ایکٹ کسی کام کے کئے جانے کے لئے کوئی حکم وضع کرتا ہے، لیکن کوئی حکم یا ہیئت مجاز کی نسبت کافی حکم وضع نہیں کیا جاتا جس کے ذریعے یا جس وقت یا جس طریقہ کار کے مطابق کوئی کام کیا جائے گا، اس کے بعد مذکورہ ہیئت مجاز کی طرف سے ایسے وقت اور ایسے طریقے پر کیا جائے گا جس کی ہدایت سرپرست سینیٹ کی رائے حاصل کرنے کے بعد دے گا۔

۳۸۔ قانونی ذمہ داری سے برأت۔ کوئی مقدمہ یا قانونی کارروائی، انسٹیٹیوٹ یا کسی اتھارٹی یا انسٹیٹیوٹ کے افسر یا ملازم یا کسی شخص کی نسبت کسی ایسی چیز کے لئے نہیں کی جائیگی جو اس ایکٹ کے تحت نیک نیتی سے کی گئی ہو۔

THE PAKISTAN CODE